شیعوں کی حضرت آدمؑ کی شان میں بدترین توہین

محمدؐ، علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ کے حسد کی وجہ سے

حضرت آدمؑ و حواؑ کو اللہ تعالیٰ نے جنت سے نکال دیا

اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدمؑ و حواؑ کو پیدا فرما کر جنت میں رہنے کا حکم دیا تو جب انہوں نے جنت میں سر اٹھا کر اوپر دیکھا تو عرش کے پائے پر محمدؐ، علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ، حسینؓ اور ان کے بعد آنے والے آئمہ کے نام لکھے دیکھے اللہ تعالیٰ نے یہ تمام نام اپنے نور سے لکھے تھے عرض کی اے اللہ! ان ناموں والے کتنے گراں قدر ہیں اور تیری بارگاہ میں کس قدر محبوب اور بزرگ ہیں اللہ نے فرمایا اے آدمؑ و حواؑ! میرے ان انوار کی طرف حسد کی نگاہ سے نہ دیکھنا ورنہ اس بلند مقام سے اور اپنے قرب سے محروم کر دوں گا اور تم پر اپنی ذلت اور رسوائی اتاروں گا پھر انہوں نے ان انوار کو بنظر حسد دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے ان سے اپنا قرب چھین لیا اور اپنی عنایات کرم ان سے اٹھا لیں

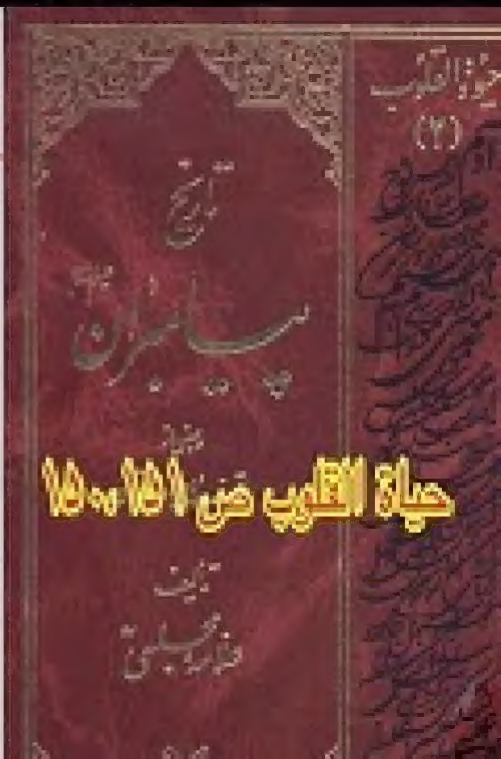

امام علی رضا کے مطابق لوطؑ نے اپنی بیٹیوں کو اپنی قوم کو لواطت والے عمل کے لیے پیش کی۔ العیاذ باللہ

ہے لہٰذا اسے اذیت نہ دی جائے اور یہ کھیتی ہے جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے (پس اس سے فصل اگائی جائے)۔ (ایضاً)

۷۔ زید بن ثابت بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت امیر علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا عورتوں سے وطی فی الدبر روا ہے؟ فرمایا: تو نے بہت پست بات کی ہے۔ خدا تمہیں پست کرے۔ کیا تم نے ارشاد خداوندی نہیں سنا کہ فرماتا ہے: ﴿اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ﴾ (اے قوم لوط! تم وہ فحش کام کرتے ہو جو تم سے پہلے کائنات میں سے کسی نے نہیں کیا)۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (باب ۷۳ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں بیان کی جائیں گی جو اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں اور یہ کہ یہ فعل حرام نہیں ہے۔

باب ۷۳

زوجہ اور کنیز سے وطی فی الدبر حرام نہیں ہے (بلکہ صرف مکروہ ہے)۔

(اس باب میں کل بارہ حدیثیں ہیں جن میں سے پانچ مکررات کو تلمیذ کر کے باقی سات کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن الحکم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے صفوان کو کہتے ہوئے سنا کہ وہ بیان کر رہے تھے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ کے ایک موالی نے مجھ سے خواہش کی ہے کہ ایک مسئلہ آپ سے پوچھ کر اسے بتاؤں جسے وہ شرم کی وجہ سے آپ سے براہ راست نہیں پوچھ سکا۔ فرمایا: وہ کیا مسئلہ ہے؟ عرض کیا: کیا آدمی اپنی بیوی سے وطی فی الدبر کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں یہ اس کیلئے جائز ہے۔ راوی نے عرض کیا: کیا آپ بھی یہ فعل کرتے ہیں؟ فرمایا: ہم یہ فعل نہیں کرتے۔

(التہذیب، الفروع)

۲۔ عبداللہ بن ابی یعفور بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا: کیا شوہر اپنی بیوی سے وطی فی الدبر کر سکتا ہے؟ فرمایا: اگر بیوی راضی ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ راوی نے عرض کیا: پھر خدا کا یہ فرمان کدھر جائے گا کہ ﴿فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ﴾ (کہ اپنی زوجاؤں کے پاس ادھر سے جاؤ جہاں سے خدا نے حکم دیا ہے)؟ فرمایا: یہ طلب اولاد کیلئے ہے کہ جب اولاد کی خواہش ہو تو پھر اُدھر سے جاؤ جدھر سے خدا نے حکم دیا (ورنہ عام حالت میں) ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ﴾۔ (التہذیب)

۳۔ موسیٰ بن عبدالملک ایک شخص سے روایت کرتے ہیں اس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا: کیا آدمی بیوی سے وطی فی الدبر کر سکتا ہے؟ امام نے فرمایا: قرآن کی ایک آیت نے اسے حلال قرار دیا ہے جو کہ جناب لوطؑ کا قول ہے: ﴿هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ﴾ (یہ میری بیٹیاں موجود ہیں یہ تمہارے لئے زیادہ پاکیزہ ہیں)۔ جبکہ انہیں علم تھا کہ قوم والے اندام نہانی نہیں چاہتے۔ (ایضاً)

شیعہ اصول کفر میں سے ایک اصول کفر آدمؑ میں تھا (معاذ اللہ)

حضرت امام جعفرؑ نے فرمایا کفر کے تین اصول ہیں (حرص، تکبر کرنا اور حسد) بہر حال (حرص) تو جب حضرت آدمؑ کو درخت سے منع کیا گیا تو حرص نے ہی انہیں اس کے کھانے پر مجبور کیا۔ (تکبر کرنا) تو ابلیس کو جب حکم دیا گیا کہ حضرت آدم کو سجدہ کرو تو اسی مرض نے اسے انکار پر مجبور کیا اور (حسد) تو آدم کے دونوں بیٹوں میں سے ایک نے دوسرے کو اسی حسد کی بنا پر قتل کر دیا

اصول الکافی جلد دوم ص ۱۶۹

Facebook.Com/Muhammad Umair

١ - الحسين بن محمد، عن أحمد بن إسحاق، عن بكر بن محمد، عن أبي عبيد قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: أصول الكفر ثلاثة: الحرص، والاستكبار، والحسد. فأما الحرص فإن آدم عليه السلام حين نهي عن الشجرة، حملته الحرص على أن أكل منها. وأما الاستكبار فإبليس حيث أبى السجود لآدم. وأما الحسد فابنا آدم حيث قتل أحدهما صاحبه.

سب سے پہلے امام مہدی کی بیعت حضورؑ کریں گے اور بعد میں حضرت علیؑ

امام محمد باقرؑ سے نعمانی روایت کرتا ہے کہ جب قائم آل محمد یعنی امام مہدی تشریف لائیں گے تو اللہ تعالی فرشتوں کے ذریعہ ان کی مدد کرے گا اور سب سے پہلے ان کی بیعت حضورؑ کریں گے اور ان کے بعد حضرت علی المرتضیٰؑ

شیخ طوسی و نعمانی نے امام رضاؑ سے روایت کی ہے کہ امام مہدی کے ظہور کی علامات میں سے ایک یہ ہو گئی کہ وہ ننگے جسم سورج کی ٹکیہ کے سامنے تشریف لائیں گے اور ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ یہ امیر المومنین ہیں اور اس لیے تشریف لائے ہیں تا کہ ظلم کرنے والوں کو ہلاک کریں

حق الیقین ص ۵۵۶

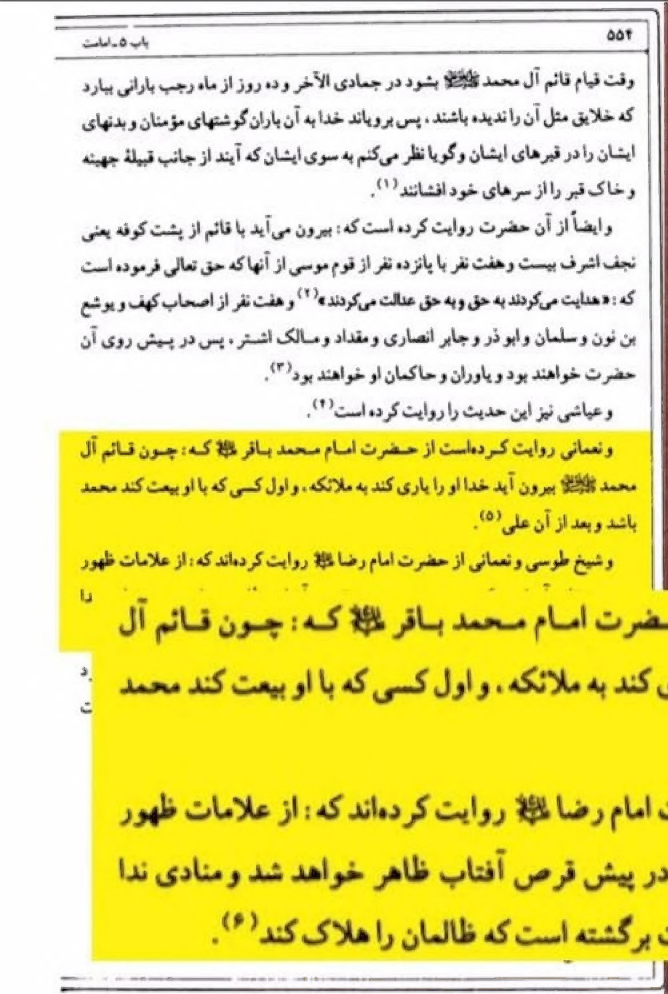

۵۵۴ باب ۵۰ امامت

وقت قیام قائم آل محمد ﷺ بشود در جمادی الآخر و ده روز از ماه رجب بارانی ببارد که خلایق مثل آن را ندیده باشند، پس برویاند خدا به آن باران گوشتهای مؤمنان و بدنهای ایشان را در قبرهای ایشان و گویا نظر می‌کنم به سوی ایشان که آیند از جانب قبیلهٔ جهینه و خاک قبر را از سرهای خود افشانند(۱).

و ایضاً از آن حضرت روایت کرده است که: بیرون می‌آید با قائم از پشت کوفه یعنی نجف اشرف بیست و هفت نفر با پانزده نفر از قوم موسی از آنها که حق تعالی فرموده است که: «هدایت می‌کردند به حق و به حق عدالت می‌کردند»(۲) و هفت نفر از اصحاب کهف و یوشع بن نون و سلمان و ابو ذر و جابر انصاری و مقداد و مالک اشتر، پس در پیش روی آن حضرت خواهند بود و یاوران و حاکمان او خواهند بود(۳).

و عیاشی نیز این حدیث را روایت کرده است(۴).

و نعمانی روایت کرده‌است از حضرت امام محمد باقر ﷺ که: چون قائم آل محمد ﷺ بیرون آید خدا او را یاری کند به ملائکه، و اول کسی که با او بیعت کند محمد باشد و بعد از آن علی(۵).

و شیخ طوسی و نعمانی از حضرت امام رضا ﷺ روایت کرده‌اند که: از علامات ظهور

و نعمانی روایت کرده‌است از حضرت امام محمد باقر ﷺ که: چون قائم آل محمد ﷺ بیرون آید خدا او را یاری کند به ملائکه، و اول کسی که با او بیعت کند محمد باشد و بعد از آن علی(۵).

و شیخ طوسی و نعمانی از حضرت امام رضا ﷺ روایت کرده‌اند که: از علامات ظهور حضرت قائم آن است که بدن برهنه در پیش قرص آفتاب ظاهر خواهد شد و منادی ندا خواهد کرد که: این امیرالمؤمنین است برگشته است که ظالمان را هلاک کند(۶).

روایت ہے کہ ایک مرتبہ جبرائیلؑ حضرت رسولؐ پر سیاہ قبا پہنے ہوئے اور پٹکے میں خنجر لگائے ہوئے نازل ہوئے تو آنحضرتؐ نے پوچھا اے جبرائیلؑ یہ کیسا لباس ہے انہوں نے کہا اے محمدؐ آپ کے چچا عباسؓ کی اولاد کا یہی لباس ہوگا آپ کی اولاد پر آپ کے چچا کی اولاد بڑا ستم کرے گی یہ سن کر آنحضرتؐ عباسؓ (اپنے چچا) کے پاس گئے اور فرمایا میری اولاد پر آپ کی اولاد بڑا ستم کرے گی انہوں نے کہا یا رسولؐ اللہ تو پھر آپ اجازت دیں میں اپنا آلہ تناسل کاٹ کر پھینک دوں آپؐ نے فرمایا نہیں

اب تو قلم قدرت نے یہی لکھ دیا ہے

من لا یحضرہ الفقیہ العلامۃ الشیخ الصدوق جلد اول صفحہ ۱۷۸

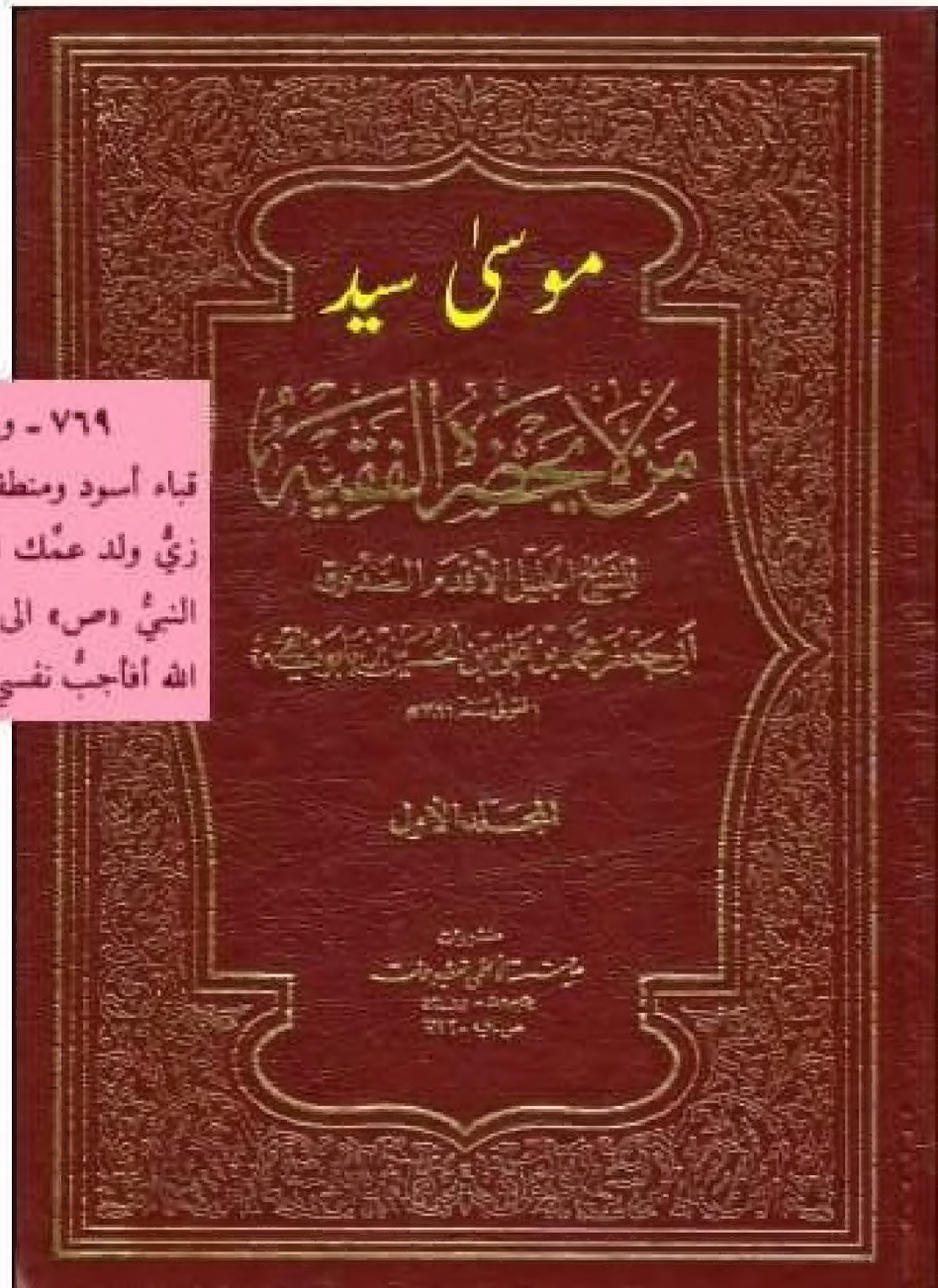

٧٦٨ ـ و « كان رسول الله «ص» يكره السواد إلّا في ثلاثة : العمامة والخفّ والكساء » .

٧٦٩ ـ وروي « أنّه هبط جبرائيل عليه السلام على رسول الله «ص» في قباء أسود ومنطقة فيها خنجر ، فقال «ص» : يا جبرائيل ما هذا الزِّيُّ فقال : زيُّ ولد عمّك العبّاس يا محمّد ، ويل لولدك من ولد عمّك العبّاس ، فخرج النبيُّ «ص» الى العبّاس فقال : يا عمّ ويلٌ لولدي من ولدك ، فقال : يا رسول الله أفأجبُّ نفسي ؟ قال : جرى القلم بما فيه »[1] .

٧٦٩ ـ وروي « أنّه هبط جبرائيل عليه السلام على رسول الله «ص» في قباء أسود ومنطقة فيها خنجر ، فقال «ص» : يا جبرائيل ما هذا الزِّيُّ فقال : زيُّ ولد عمّك العبّاس يا محمّد ، ويل لولدك من ولد عمّك العبّاس ، فخرج النبيُّ «ص» الى العبّاس فقال : يا عمّ ويلٌ لولدي من ولدك ، فقال : يا رسول الله أفأجبُّ نفسي ؟ قال : جرى القلم بما فيه »[1] .

وأنا أعلم أنّه لباس أهل النّار » .

٧٧٢ ـ وقال رسول الله «ص» : « لا يصلّي الرّجل وفي يده خاتم حديد » .

٧٧٣ ـ وقال عليه السلام : « ما طهّر الله يداً فيها حلقة حديد » .

٧٧٤ ـ وروى عمّار الساباطيُّ عن أبي عبد الله عليه السلام « في الرّجل

(١) جبّ يجبّ ـ بشد الباء الموحدة ـ أي قطع ، والجبّ : القطع

(٢) الخيرة البلد القديم بظهر الكوفة كان يسكنه النعمان بن المنذر وهي عاصمة المناذر : بلدان بنواحي خوزستان . والمعطر ـ كمنبر ـ : ما يلبس في المطر يتوقى به منه .

چوتھا باب

آنحضرتؐ کے ایام رضاعت و نشوونما سے لیکر بعثت کے زمانہ تک کے حالات اور وہ معجزات جو آنحضرتؐ سے ظاہر ہوئے

حدیث معتبر میں حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ پیدا ہوئے تو چند روز تک آپ کی والدہ کے دودھ نہ اترا کہ حضرتؐ نوش فرماتے۔ حضرت ابوطالبؑ نے اُن کا منہ اپنے پستان سے لگا دیا تو حق تعالیٰ نے اُس میں دودھ پیدا کر دیا۔ جبتک کہ حلیمہؓ سعدیہ کا انتظام نہ ہوا اور آنحضرتؐ اُن کے سپرد نہ کئے گئے حضرتؐ اسی طرح دودھ پیتے رہے۔

حدیث معتبر میں حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ پیدا ہوئے تو چند روز تک آپ کی والدہ کے دودھ نہ اترا کہ حضرتؐ نوش فرماتے۔ حضرت ابوطالبؑ نے اُن کا منہ اپنے پستان سے لگا دیا تو حق تعالیٰ نے اُس میں دودھ پیدا کر دیا۔ جبتک کہ حلیمہؓ سعدیہ کا انتظام نہ ہوا اور آنحضرتؐ اُن کے سپرد نہ کئے گئے حضرتؐ اسی طرح دودھ پیتے رہے۔

کی طرف سے بعنوان تجارت شام گئے تھے، تو پچیس برس کے تھے۔

نہج البلاغہ میں جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ خداوند عالم نے ایک ملک مقرب فرشتہ کو مقرر کیا جو ہر وقت آنحضرتؐ کے ساتھ رہتا تھا اور آپ کو مکارم آداب و محاسن اخلاق پر قائم رکھتا تھا[1] اور میں ہمیشہ آنحضرتؐ کے ساتھ ہوتا تھا جس طرح کوئی بچہ اپنی ماں کے پیچھے پیچھے گھومتا رہتا ہے۔ جناب ہر روز میرے واسطے اپنے اخلاق کا ایک علم بلند فرماتے اور مجھے ارشاد فرماتے کہ اس کی پیروی کرو اور ہر سال ایک عرصہ تک حضرت حرا کے پہاڑ میں قیام فرماتے میرے سوا کوئی ان کو نہیں دیکھتا تھا جب

[1] یہ بات مجھ میں نہیں آتی کہ ایک (فرشتہ آنحضرتؐ کو اخلاق کی تعلیم دے جبکہ آنحضرتؐ کی تسبیح و تقدیس سے فرشتوں نے تسبیح و تقدیس کرنا سیکھا تھا جیسا کہ اسی کتاب کے شروع میں آنحضرتؐ کے نور کی خلقت کے تذکرہ میں بیان ہوا ہے ممکن ہے اسکا یہ مطلب ہو کہ وہ فرشتہ ہر وقت آنحضرتؐ کی حفاظت کرتا رہتا تھا۔ (مترجم)

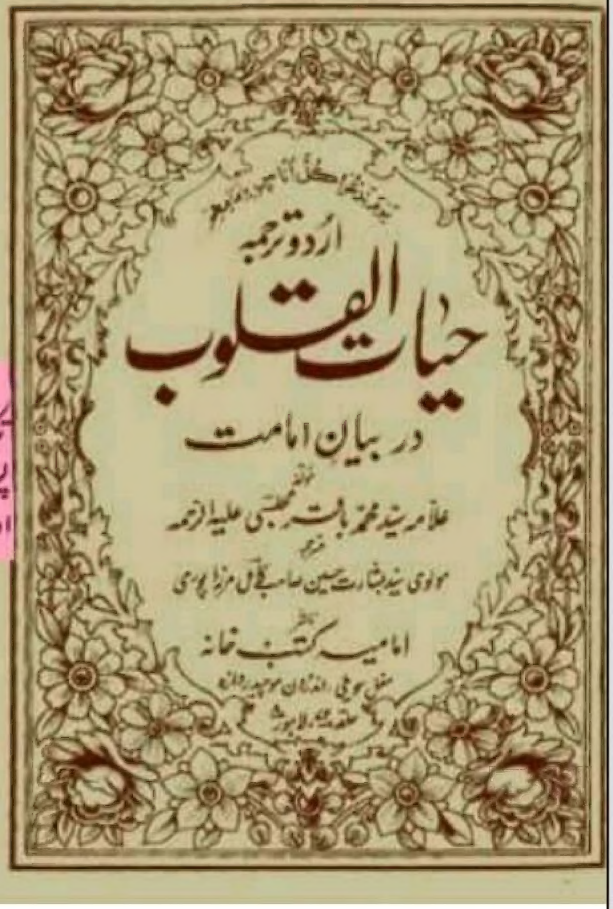

دوران نماز بیوی یا لونڈی کو سینے سے لگانا جائز ہے

مسمع کہتا ہے کہ میں نے حضرت علی الرتضیٰؓ سے پوچھا میں نماز پڑھ رہا ہوتا ہوں اور میرے آگے سے لونڈی گزرتی ہے بسا اوقات میں اُسے سینہ سے لگا لیتا ہوں کیا یہ نماز میں جائز ہے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں ہے

صاحب وسائل شیعہ محمد بن حسن نے حدیث جس باب کے تحت درج کی اس کے عنوان کے الفاظ یہ ہیں کہ باب عدم بطلان الصلوۃ بضمہ المراۃ المحللہ وروۃ وجھما یہ باب ان احادیث میں ہے جن میں یہ مذکور ہے کہ کسی حلال عورت کو سینہ سے لگانے اور اس کے چہرہ کو دورانِ نماز دیکھنے سے نماز باطل نہیں ہوتی

وسائل الشیعہ جلد چہارم ص ۱۲۷۶

جده علي بن جعفر عن أخيه موسى بن جعفر (عليه السلام) قال سألته عن الرجل وهو في وقت صلاة الزوال أيقطعه بكلام؟ قال لا بأس. أقول المراد الكلام بعد التسليم من كل ركعتين من نافلة الظهر لا في أثنائهما ويأتي ما يدل على عدم بطلان الصلاة بالكلام الواقع مع ظن الفراغ في أحاديث الخلل الواقع في الصلاة إن شاء الله، وتقدم ما يدل على عدم جواز الكلام في الصلاة عمدا ولو في الضرورة في أحاديث الايماء والإشارة وغير ذلك ويأتي ما يدل على ذلك.

26 - باب عدم بطلان الصلاة بمس الفرج من الرجل ولا من المرأة

1 - محمد بن الحسن باسناده عن محمد بن علي بن محبوب عن العباس بن معروف عن عبد الله بن المغيرة عن أبي القاسم معاوية بن عمار عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال قلت له الرجل يعبث بذكره في صلاة المكتوبة قال وما له فعل قلت عبث به حتى مسه بيده قال: لا بأس.

2 - وباسناده عن الحسين بن سعيد عن فضالة بن أيوب ومحمد بن أبي عمير عن معاوية بن عمار قال: سألت أبا عبد الله (عليه السلام) عن الرجل يعبث بذكره في صلاة المكتوبة فقال لا بأس.

(9355) 3 - محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن محمد بن أحمد

2 - وباسناده عن الحسين بن سعيد عن فضالة بن أيوب ومحمد بن أبي عمير عن معاوية بن عمار قال: سألت أبا عبد الله (عليه السلام) عن الرجل يعبث بذكره في صلاة المكتوبة فقال لا بأس.

9 من النواقض.

(3) الفروع ج 1 ص 29 أخرجه عنه وعن التهذيب في ج 1 في 1 ر 9 من النواقض وفي 1 / 44 من الحيض.

(١٢٧٦)

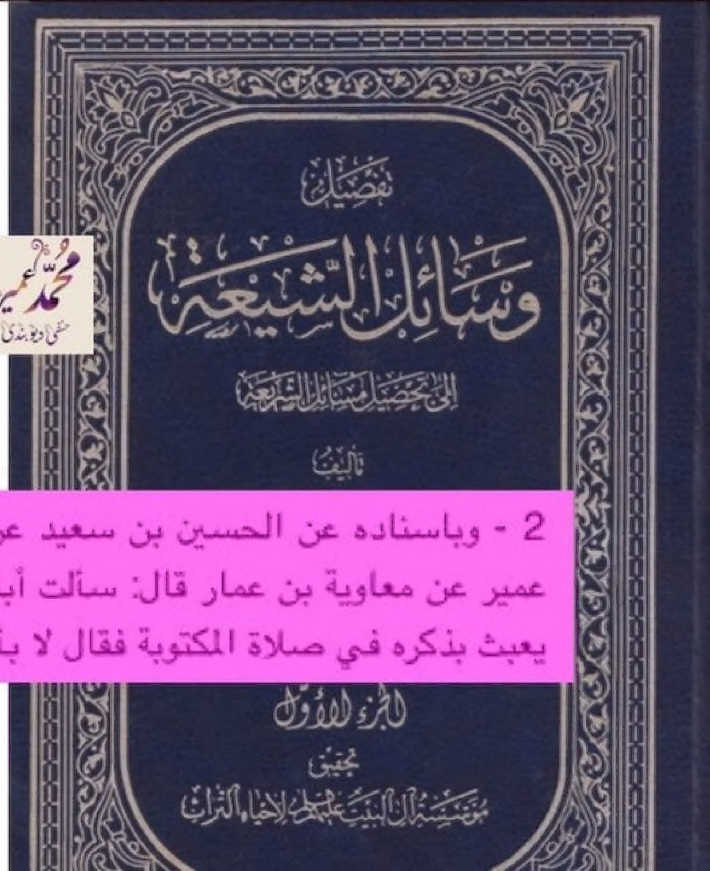

محمد عمیر
سنی دیوبندی

فرمان امام جعفر صادقؓ عورت کا فرج ادھار پر دینا جائز ہے

شرمگاہ کو ادھار لینے کے متعلق میں نے امام جعفر صادقؓ سے دریافت کیا تو امام جعفر صادقؓ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں

الاستبصار جلد سوم ص ۱۹۹، ۱۷۳

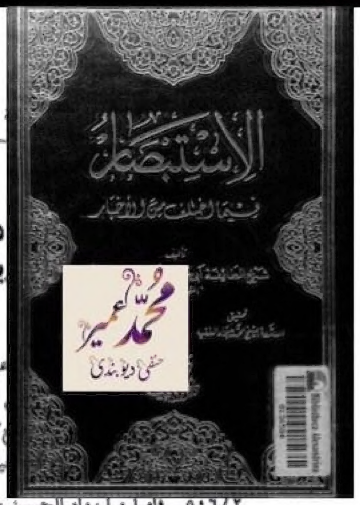

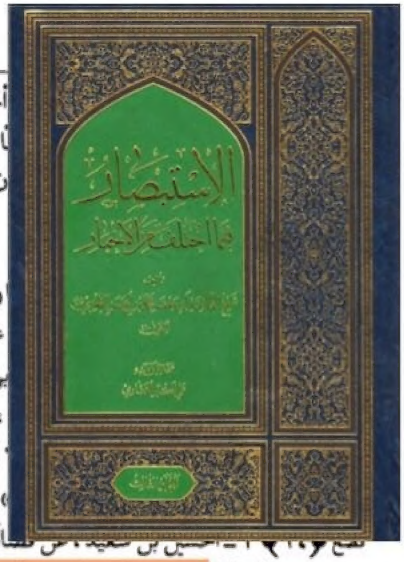

١٧٣

أحلّ لك جارية بعينها فهي لك
منهنّ شيئاً إلّا من يأمرك[1]، إلّا
ن لك أنت مالٌ فاشتر من مالك ما

(يب : ج ٧ ص ٢٨٤)

رية المحلّلة﴾

عن محمّد بن عليٍّ[2]، عن الحسن
ن عبدالملك « قال : قلت لأبي-
، قال : هو له حلالٌ ، قلت : فإن
أن يكون قد اشترط على مولى-

(يب : ج ٧ ص ٢٩٣)

عن الحسن العطّار[3] « قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن عارية الفرج ، قال : لا
بأسَ به[1]، قلت : فإن كان وُلِدَ منه وَلَدٌ ، فقال : لصاحب الجارية ؛ إلّا أن يشترط
عليه ».

(يب : ج ٧ ص ٢٩٣)

فأمّا ما رواه :

١٩٩

ذلك لفظ التحليل دون
ية

علي عن أبيه عن ابن أبي عمير قال:
البقباق قال: سأل رجل أبا عبدالله
؟ فقال: حرام ثم مكث قليلاً وقال:
.

٥٠٦/٢ ـ فأما ما رواه الحسين بن سعيد عن فضالة بن أيوب عن
أبان بن عثمان عن الحسن العطار قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام عن
عارية الفرج قال: لا بأس به، قلت: فإن كان منه ولد فقال: لصاحب الجارية
إلا أن يشترط عليه.

فالوجه في هذا الخبر أن نحمل سؤال السائل عن عارية الفرج على
ضرب من التجوز وأن يكون مراده بذلك التحليل الذي قدمناه، وإنما سماها
عارية من حيث لم يكن عقداً مؤبداً ولا ملكاً دائماً فأشبه العارية التي لصاحبها
استرجاعها فأطلق عليه اسمها وإن كان عند التحقيق لا يجوز إطلاقها حسب

نبی کریمؐ کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں اور نبی کریمؐ کی اولاد کو نہ ماننا کبیرہ گناہ ہے

کبیرہ گناہوں میں سے والدین کی نافرمانی ہے تحقیق نازل کیا اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں صاف صاف فرمادیا کہ نبی کریمؐ سے ان کی جانوں سے بھی قریب ہیں اور آپؐ کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں پس اُن لوگوں نے رسولؐ کی نافرمانی کی آپؐ کی اولاد کے بارے میں اور نافرمانی کی اپنی ماں حضرت خدیجہؑ کی اور ان کی اولاد کے بارے میں

الخصال شیخ صدوق جلد دوم ص ۳۶۴

القطّان قال : حدّثنا بكر بن عبد الله بن حبيب قال : حدّثني محمّد بن عبد الله قال : حدّثني عليّ بن حسّان ، عن عبد الرّحمن بن كثير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إنّ الكبائر سبع فينا نزلت و منّا استحلّت ، فأوّلها الشرك بالله العظيم ، و قتل النفس الّتي حرّم الله ، وأكل مال اليتيم ، وعقوق الوالدين ، وقذف المحصنات ، والفرار من الزّحف و إنكار حقّنا ، و أمّا الشرك بالله فقد أنزل الله فينا ما أنزل و قال رسول الله صلى الله عليه وآله فينا ما قال ، فكذّبوا الله وكذّبوا رسوله فأشركوا بالله عزّ وجلّ ، وأمّا قتل النفس الّتي حرّم الله فقد قتلوا الحسين بن علي عليه السلام وأصحابه ، وأمّا أكل مال اليتيم فقد ذهبوا بفيئنا الّذي جعله الله لنا فأعطوه غيرنا ، وأمّا عقوق الوالدين فقد أنزل الله عزّ وجلّ في كتابه «النبيّ أولى بالمؤمنين من أنفسهم و أزواجه أمّهاتهم » فعقّوا رسول الله صلى الله عليه وآله في ذرّيّته وعقّوا أمّهم خديجة في ذرّيّتها ، و أمّا قذف المحصنة فقد قذفوا فاطمة عليها السلام على منابرهم(۱) و أمّا الفرار من الزّحف فقد أعطوا أمير المؤمنين عليه السلام بيعتهم طائعين غير مكرهين فغرّوا عنه وخذلوه ، و أمّا إنكار حقّنا فهذا ممّا لا يتنازعون فيه .

جعله الله لنا فأعطوه غيرنا ، وأمّا عقوق الوالدين فقد أنزل الله عزّ وجلّ في كتابه «النبيّ أولى بالمؤمنين من أنفسهم و أزواجه أمّهاتهم » فعقّوا رسول الله صلى الله عليه وآله في ذرّيّته وعقّوا أمّهم خديجة في ذرّيّتها ، و أمّا قذف المحصنة فقد قذفوا فاطمة عليها السلام على منابرهم(۱)

مال اليتيم ، و التولي يوم الزحف ، وقذف المحصنات الغافلات المؤمنات .

امتحان الله عزوجل أوصياء الانبياء في حياة الانبياء في سبعة مواطن وبعد وفاتهم في سبعة مواطن

موسیٰ سید

حم

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ

ترجمہ اُردو

حیات القلوب

مؤلف:- علامہ مجلسی علیہ الرحمہ

مترجمہ:- مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزاپوری
کربلائی مشہدی

جس میں

حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء و مرسلین کے مکمل و مفصل حالات درج ہیں

ناشران

ترپنواں ۵۳ باب

جناب زینب سے تزویج کا تذکرہ، اور زید بن حارثہ کے بعض حالات

ابن بابویہ وغیرہم نے معتبر سندوں کے ساتھ حضرت امام رضاؑ سے روایت کی ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز کسی کام سے زید بن حارثہ بن شراحیل کعبی کے گھر تشریف لے گئے۔ جب مکان کے اندر داخل ہوئے تو دیکھا کہ زید کی زوجہ زینب غسل کر رہی تھیں۔ حضرتؐ نے فرمایا سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَكِ (پاک ہے وہ خدا جس نے تم کو خلق کیا)، اس ارشاد سے آنحضرتؐ کی غرض یہ تھی کہ وہ خدا کو پاک و منزہ سمجھیں اور اس کو اپنی نا فہمی سے بشر نہ سمجھیں۔ زینب سے یہ بات سن کر اپنے شوہر زید کے پاس گئیں اور اس قول سے یاد کیا۔ زید سمجھے کہ آنحضرتؐ کو زینب پسند آئی ہیں اور اس لئے آپ نے ایسا فرمایا۔ زید آنحضرتؐ کی خدمت میں آئے اور کہا یا رسول اللہ میری زوجہ بدخلق ہے میں اس کو طلاق دینا چاہتا ہوں۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنی زوجہ کی حفاظت کرو اور خدا سے ڈرو۔ چونکہ خداوند عالم نے آپ کی بیویوں کی تعداد دنیا میں اور آخرت میں اور ان کے نام آپ کو بذریعہ وحی بتا دیئے تھے اور زینب بھی انہی میں تھیں اور یہ بات آنحضرتؐ کے دل میں تھی۔ اور آپ نے زید اور دوسروں پر ظاہر فرمایا تھا اس خوف سے کہ لوگ کہیں گے کہ محمد رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے غلام سے کہتے ہیں کہ تمہاری زوجہ اس کے بعد میری زوجہ ہوگی۔ اور دوسری روایت کے مطابق حضرتؐ کو یہ خوف ہوا کہ منافقین کہیں گے جو عورت دوسرے کی زوجہ ہے محمدؐ کہتے ہیں کہ وہ میری بیویوں میں سے ہے اور مومنوں کی ماں ہے اور آنحضرتؐ پر تہمت لگائیں گے۔ لہٰذا حق تعالیٰ نے حکم دیا کہ اپنے دل میں وہ بات پوشیدہ رکھیں جس کو خدا ظاہر کرنے والا ہے اور لوگوں کے الزامات سے خوف کرتے رہیں۔ غرض زید بن حارثہ نے زینب کو طلاق دے دی اور عدّہ کی مدت گزرنے کے بعد خدا نے ان کو پیغمبرؐ سے تزویج فرمایا اور وہ آیتیں نازل فرمائیں۔ چونکہ جانتا تھا کہ حضرتؐ کو منافقین تہمت لگائیں گے اس لئے یہ آیت نازل فرمائی

ہر منکر خلافت علی کے عضو تناسل اور دبر سے آواز آئی پہلے خلافت علی کا اقرار کرو ورنہ ہم بول و براز ہر گز نہیں کریں گے

آثار حیدری ص ۵۵۸، ۵۵۷

انتباہ :۔ یہ کتاب خاص مذہب شیعہ کی ہے۔
جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

هٰذا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ

آثارِ حیدری

اردو ترجمہ عربی تفسیر پر تنہ منسوب

حضرت حجۃ اللہ فی الانام الامام [illegible] علیہ الرحمۃ

محمد عمیر
حنفی دیوبندی

مترجمہ

جناب مولوی سید شریف حسین صاحب بھربلوی

ناشران

عباس بک ایجنسی

رستم نگر درگاہ حضرت عباس علیہ السلام لکھنؤ۔۳ یوپی (انڈیا)

فون نمبر 0522-2647590 موبائل 9415102990

اُس کے سامنے سے شق ہو گئیں اور راستہ بن گیا پھر ازسرِ نو اگر باہم مل گئیں۔ کیا تم کو غدیر خم کا واقعہ یاد نہیں ہے جبکہ میں نے علی کو اپنا جانشین کیا تھا تم نے دیکھا کہ آسمان کے دروازے کھل گئے تھے اور فرشتے ان میں سے نکالے جھانک رہے تھے اور تم کو پکار رہے تھے۔ یہ ولی خدا ہے اسکی متابعت کرو۔ ورنہ تم پر عذاب خدا نازل ہوگا۔ اس سے ڈرو کیا تم کو یہ بات کافی نہیں ہے کہ تم نے دیکھا کہ علیؑ چلتا تھا اور پہاڑ اُس کے سامنے سے ہٹتے جاتے تھے تاکہ ٹھوکر کھانے کی ضرورت نہ پڑے جب وہ گزر گیا تو پہاڑ پھر اپنی جگہ پر آگئے۔ بعد ازاں علیؑ نے دعا کی کہ اے خدا ان لوگوں کو پھر اپنی نشانیاں دکھا کہ یہ تیرے نزدیک سہل ہے تاکہ تیری حجت ان پر اور زیادہ تاکید کرے العرض جب وہ لوگ اپنے گھروں کی طرف واپس گئے تو اندر داخل ہونا چاہا زمین نے انکے پاؤں پکڑ لیے اور ان کو اندر جانے سے روک دیا اور آواز دی کہ تمہارے اندر قدم رکھنا تم پر حرام ہے جبتک کہ ولایت علیؑ ابن ابی طالب پر ایمان نہ لاؤ تب انھوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے اور یہ کہہ کر گھروں میں داخل ہوئے پھر اندر جاکر دوسرے کپڑے بدلنے کے لیے اپنے لباس اُتارنے کا ارادہ کیا تب وہ لباس ان پر بھاری ہو گئے اور وہ ان کو نہ اُتار سکے اور کپڑوں نے انکو آواز دی کہ تم پر ہمارا اُتارنا آسان نہ ہوگا جب تک کہ ولایت علیؑ ابن ابی طالب کا اقرار نہ کرلو۔ تب انھوں نے اس کی ولایت کا اقرار کیا اور کپڑوں کو اُتار دیا۔ پھر رات کا لباس پہننے کا ارادہ کیا تب وہ بھاری ہو گئے اور ان کو آواز دی کہ تم پر ہمارا پہننا حرام ہے جبتک کہ ولایت علیؑ ابن ابی طالب کا اقرار نہ کرلو اس وقت

انھوں نے اقرار کیا پھر کھانا کھانے لگے اُس وقت لقمہ ان کے لیے بھاری ہو گیا اور جو لقمے بھاری نہ ہوئے تھے وہ ان کے مُنہ میں جاکر پتھر بن گئے اور ان کو آواز دی کہ تم پر ہمارا کھانا حرام ہے کہ جبتک کہ ولایت علیؑ ابن ابی طالب کا اقرار نہ کرلو۔ تب انھوں نے ولایت علیؑ کا اقرار کیا بعد ازاں وہ پیشاب و پاخانہ کی ضروریات کو رفع کرنے گئے۔ تب وہ عذاب میں مبتلا ہوئے اور ان کا وظیفہ ان کو متعذر ہوا اور ان کے پیٹوں اور آلات تناسل نے آواز دی کہ ہمارے ہاتھ سے خلاصی پانا تم کو حرام ہے۔ جبتک کہ ولایت علیؑ ابن ابی طالب کا اقرار نہ کرلو اس وقت انھوں نے اس ولی خدا کی ولایت کا اقرار کیا پھر اُن میں سے بعض نے دلتنگ ہو کر اس طرح پر دعا کی اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ

میت اکیلی ہو تو شیطان پیٹ کے اندر گھس کر کھیلتا ہے

حضرت امام جعفر صادقؒ سے ابو خدیجہ روایت کرتا ہے کہ آپؑ نے فرمایا کوئی مرنے والا جب مر جاتا ہے تو اس کو اکیلا چھوڑ دیا جاتا ہے تو اس کے پیٹ کے اندر گھس کر شیطان کھیلتا ہے

وسائل الشیعہ جلد دوم ص ۴۶۶

محمد عمیر
حنفی دیوبندی

٤٦٦ كتاب الطهارة أبواب الاحتضار

فقراً ، فلمّا بلغ ﴿ أهم أشدّ خلقاً أم من خلقنا ﴾ [1] قضى الفتى ، فلمّا سجّي وخرجوا أقبل عليه يعقوب بن جعفر فقال له : كنّا نعهد الميّت إذا نزل به الموت يقرأ عنده : ﴿ يس والقرآن الحكيم ﴾ فصرت تأمرنا بالصافّات ، فقال : يا بنيّ ، لم (نُقرأ عند) [2] مكروب من موت [3] قطّ إلّا عجّل الله راحته .

ورواه الشيخ بإسناده عن محمّد بن يحيى [4] .

٤٢ ـ باب كراهة ترك الميت وحده .

[٢٦٦٠] ١ ـ محمّد بن يعقوب ، عن علي بن محمّد ، عن صالح بن أبي حمّاد ، وعن الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد جميعاً ، عن الوشّاء ، عن أحمد بن عائذ ، عن أبي خديجة ، عن أبي عبدالله (عليه السلام) قال : ليس من ميّت يموت ويُترك وحده إلّا لعب الشيطان في جوفه .

[٢٦٦٠] ١ ـ محمّد بن يعقوب ، عن علي بن محمّد ، عن صالح بن أبي حمّاد ، وعن الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد جميعاً ، عن الوشّاء ، عن أحمد بن عائذ ، عن أبي خديجة ، عن أبي عبدالله (عليه السلام) قال : ليس من ميّت يموت ويُترك وحده إلّا لعب الشيطان في جوفه .

يأتي ما يدلّ على ذلك في الحديث ٢ من الباب ٤٨ من أبواب قراءة القرآن .

الباب ٤٢
فيه حديثان

١ ـ الكافي ٣ / ١٣٨ / ١

ہنڈیا میں چوہا گر کر مر جانے سے بھی نجاست نہیں آتی

حضرت امام جعفر صادقؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰؓ سے پوچھا گیا ہنڈیا پک کر تیار ہو گی اچانک اس میں چوہا ملا تو اس کا حکم کیا ہے فرمایا اس میں سے سالن گرا دیا جائے گوشت دھو کر کھا لیا جائے

فروع الکافی جلد ۶ ص ۱۶۲

الرَّحْمٰنِ، عَنْ مِسْمَعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام سُئِلَ عَنِ الْبَهِيمَةِ الَّتِي تُنْكَحُ فَقَالَ: حَرَامٌ لَحْمُهَا وَكَذٰلِكَ لَبَنُهَا.

١٨٢ - باب: في لحم الفحل عند اغتلامه

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله عَنْ أَكْلِ لَحْمِ الْفَحْلِ وَقْتَ اغْتِلَابِهِ.

١٨٣ - باب: اختلاط الميتة بالذكي

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنِ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ وَبَقَرٌ وَكَانَ يُدْرِكُ الذَّكِيَّ مِنْهَا فَيَعْزِلُهُ وَيَعْزِلُ الْمَيْتَةَ ثُمَّ إِنَّ الْمَيْتَةَ وَالذَّكِيَّ اخْتَلَطَا فَكَيْفَ يَصْنَعُ بِهِ؟ فَقَالَ: يَبِيعُهُ مِمَّنْ يَسْتَحِلُّ الْمَيْتَةَ وَيَأْكُلُ ثَمَنَهُ فَإِنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ.

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ، عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام يَقُولُ: إِذَا اخْتَلَطَ الذَّكِيُّ وَالْمَيْتَةُ بَاعَهُ مِمَّنْ يَسْتَحِلُّ الْمَيْتَةَ وَيَأْكُلُ ثَمَنَهُ.

١٨٤ - باب: آخر منه

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام سُئِلَ عَنْ قِدْرٍ طُبِخَتْ فَإِذَا فِي الْقِدْرِ فَأْرَةٌ قَالَ: يُهَرَاقُ مَرَقُهَا وَيُغْسَلُ اللَّحْمُ وَيُؤْكَلُ.

جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِذَا وَقَعَتِ الْفَأْرَةُ فِي السَّمْنِ فَمَاتَتْ فِيهِ فَإِنْ كَانَ جَامِداً فَأَلْقِهَا وَمَا يَلِيهَا وَكُلْ مَا بَقِيَ وَإِنْ كَانَ ذَائِباً فَلَا تَأْكُلْهُ وَاسْتَصْبِحْ بِهِ وَالزَّيْتُ مِثْلُ ذٰلِكَ.

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: جُرَذٌ مَاتَ فِي سَمْنٍ أَوْ زَيْتٍ أَوْ عَسَلٍ؟ فَقَالَ عليه السلام: أَمَّا السَّمْنُ وَالْعَسَلُ فَيُؤْخَذُ الْجُرَذُ وَمَا حَوْلَهُ وَالزَّيْتُ يُسْتَصْبَحُ بِهِ.

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام سُئِلَ عَنْ قِدْرٍ طُبِخَتْ فَإِذَا فِي الْقِدْرِ فَأْرَةٌ قَالَ: يُهَرَاقُ مَرَقُهَا وَيُغْسَلُ اللَّحْمُ وَيُؤْكَلُ.

٤ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ،

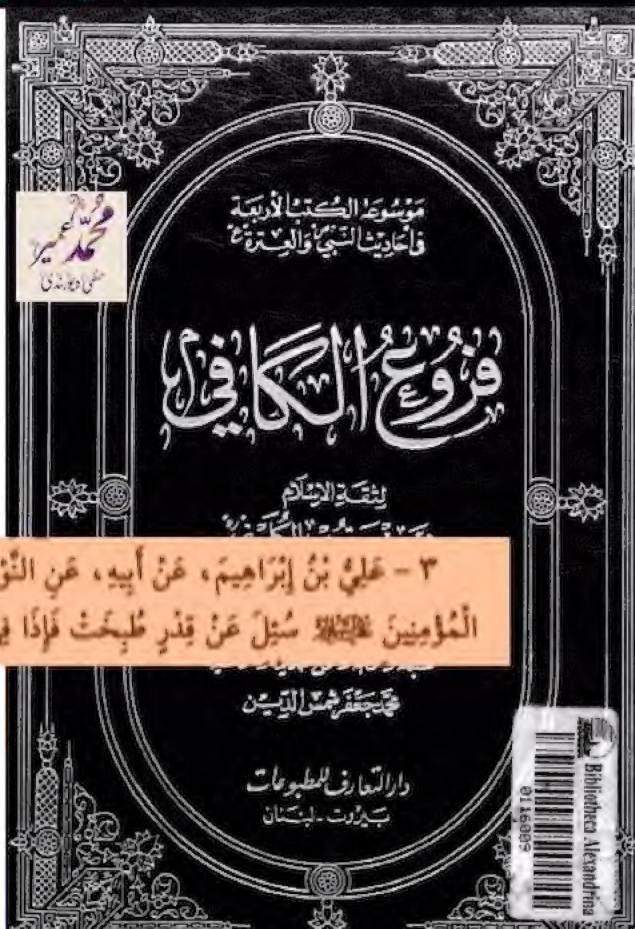

جماع کثرت سے کرنا پیغمبروں کی سنت ہے (معاذ اللہ)

معمر بن خلاد کہتا ہے کہ میں نے امام رضاؑ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ تین باتیں رسولوں کی سنتوں میں سے ہے (۱) خوشبو لگانا (۲) بالوں کا ہلکا رکھنا (۳) بہت زیادہ جماع کرنا

وسائل الشیعہ جلد ۲۰ ص ۲۴۱

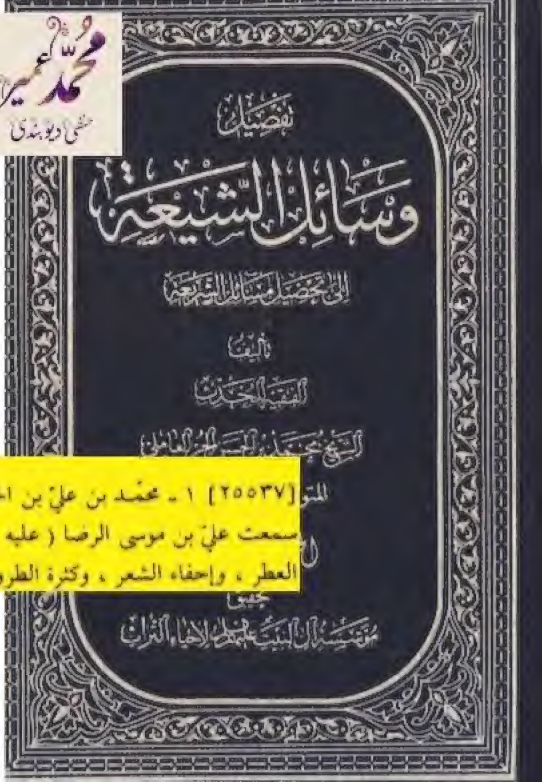

محمد عمیر
مفتی دیوبندی

إلى النبيّ (صلى الله عليه وآله) فقال : يا رسول الله ، ليس عندي طول فأنكح النساء فاليك أشكو العزوبيّة ، فقال : وفّر شعر جسدك ، وأدم الصيام ففعل ، فذهب ما به من الشبق .

[۲۵۵۳٦] ۲ ـ محمّد بن عليّ بن الحسين بإسناده عن إسماعيل بن أبي زياد ، عن جعفر ، عن أبيه (عليهما السلام) قال : قال عليّ (عليه السلام) : ما كثر شعر رجل قطّ إلّا قلّت شهوته .

أقول : وتقدّم ما يدلّ على ذلك في الصوم (۱) .

۱٤۰ ـ باب استحباب كثرة الزوجات والمنكوحات وكثرة اتيانهن بغير افراط

[۲۵۵۳۷] ۱ ـ محمّد بن عليّ بن الحسين بإسناده عن معمّر بن خلاد قال : سمعت عليّ بن موسى الرضا (عليه السلام) يقول : ثلاث من سنن المرسلين : العطر ، وإحفاء الشعر ، وكثرة الطروقة .

المتو[۲۵۵۳۷] ۱ ـ محمّد بن عليّ بن الحسين بإسناده عن معمّر بن خلاد قال : سمعت عليّ بن موسى الرضا (عليه السلام) يقول : ثلاث من سنن المرسلين : العطر ، وإحفاء الشعر ، وكثرة الطروقة .

۲ . الفقيه ۳ : ۳۰۳ / ۱٤۵٦ .

(۱) تقدم في الباب ٤ من أبواب الصوم المندوب .

الباب ۱٤۰

فيه ۱۲ حديثاً

۱ ـ الفقيه ۳ : ۲٤۱ / ۱۱٤۰ ، وأورده عن الكافي والتهذيب في الحديث ۷ من الباب ۱ من هذه الأبواب ، وفي الحديث ۱ من الباب ۵۹ ، وفي الحديث ۱ من الباب ۸۹ من أبواب آداب الحمام .

(۱) مرّ في الحديث ۷ من الباب ۱ من هذه الأبواب .

۲ . الفقيه ۳ : ۳٦۱ / ۱۷۱۵ .

سیدہ عائشہؓ کی محبوبیت کی وجہ سے حضرت سودہؓ نے اپنی باری حضرت عائشہؓ کو دی

حضرت سودہ بنت زمعہؓ نے جب حضورؐ سے جُدائی پسند نہ کی اور اس کو دل سے نہ چاہا تو اس کے لیے انہوں نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ اپنی باری حضرت عائشہؓ کو دے دی یہ اس لیے کہ حضرت عائشہؓ کا حضور کے قلبِ انور میں جو مرتبہ اور مقام تھا حضرت سودہ اس سے بخوبی واقف تھیں

مسالک الافہام الی آیات الاحکام جلد سوم ص ۲۶۳

نفقة اوكسوة او نحو ذلك مستعطفة له به لتستديم المودّة معه او يقيم في حبالته فلا يطلقها تبقى على الزّوجية .

وعن ابن عبّاس [1] ان سودة بنت زمعة خشيت ان يطلقها رسول الله ﷺ فقالت لاتطلقني واحبسني مع نسائك ولاتقسم لي واجعل يومي لبعض نسآئك فنزلت .

وعن عايشة [2] انّها نزلت في المرأة تكون عند الرجل فيريد ان يستبدل بها غيرها فتقول امسكني وتزوّج بغيري وانت في حلّ من النفقة والقسمة كما فعلت سودة بنت زمعة حين كرهت ان يفارقها رسول الله ﷺ وعرفت مكان عايشة من قلبه فوهبت لها يومها .

وروى الكليني [3] في الحسن عن الحلبي عن ابي عبدالله عليه السلام قال سألته عن قول الله عزّ وجلّ وان امرأة خافت من بعلها نشوزاً أو اعراضاً فقال هي المرأة يكون عند الرّجل فيكرهها فيقول لها اني اريد ان اطلقك فتقول له لاتفعل اني اكره أن تشمت

فرمان امام جعفرؑ اپنی بیوی کو ننگا کر کے دیکھنا اور اس کی شرمگاہ میں انگلی ڈال کر کھیلنا نہایت لذیز ہے

اسحاق بن عمار نے امام جعفر صادقؑ سے دریافت کیا کہ کیا کوئی مرد اپنی بیوی کو برہنہ حالت میں دیکھتا ہے فرمایا اس میں کیا حرج بلکہ لذت تو اسی میں ہی ہے

فروع الکافی جلد ۵ ص ۳۰۱

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ عُرْيَانَةٌ، قَالَ: لَا بَأْسَ بِذَلِكَ؛ وَهَلِ اللَّذَّةُ إِلَّا ذَلِكَ.

٧ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: اتَّقُوا الْكَلَامَ عِنْدَ مُلْتَقَى الْخِتَانَيْنِ فَإِنَّهُ يُورِثُ الْخَرَسَ.

٨ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَسِّنِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ مِسْمَعِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: لَا يُجَامِعُ الْمُخْتَضِبُ، قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ لِمَ لَا يُجَامِعُ الْمُخْتَضِبُ؟ قَالَ: لِأَنَّهُ مُخْتَصَرٌ.

٣٣٢ - باب: الأوقات التي يكره فيها الباه

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: هَلْ يُكْرَهُ الْجِمَاعُ فِي وَقْتٍ مِنَ الْأَوْقَاتِ وَإِنْ كَانَ حَلَالًا؟ قَالَ: نَعَمْ، مَا بَيْنَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ، وَمِنْ مَغِيبِ الشَّمْسِ إِلَى مَغِيبِ الشَّفَقِ، وَفِي الْيَوْمِ الَّذِي تَنْكَسِفُ فِيهِ

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ عُرْيَانَةٌ، قَالَ: لَا بَأْسَ بِذَلِكَ؛ وَهَلِ اللَّذَّةُ إِلَّا ذَلِكَ.

وَلَكِنْ هَذِهِ الْآيَةُ ظَهَرَتْ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَلَذَّذَ وَأَلْهُوَ فِيهَا وَقَدْ غَيَّرَ اللَّهُ أَقْوَاماً فَقَالَ: عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ: ﴿وَإِن يَرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَاءِ سَاقِطًا يَقُولُوا سَحَابٌ مَّرْكُومٌ ﴿٤٤﴾ فَذَرْهُمْ حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي فِيهِ يُصْعَقُونَ ﴿٤٥﴾﴾ [الطور: ٤٤-٤٥] ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: وَايْمُ اللَّهِ لَا يُجَامِعُ أَحَدٌ فِي هَذِهِ الْأَوْقَاتِ الَّتِي نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله عَنْهَا وَقَدِ انْتَهَى إِلَيْهِ الْخَبَرُ فَيُرْزَقَ وَلَداً فَيَرَى فِي وَلَدِهِ ذَلِكَ مَا يُحِبُّ.

٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيِّ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: مَنْ أَتَى أَهْلَهُ فِي مُحَاقِ الشَّهْرِ فَلْيُسَلِّمْ لِمَسْقِطِ الْوَلَدِ.

٣ - عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عليهم السلام قَالَ: إِنَّ فِيمَا أَوْصَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله عَلِيّاً عليه السلام قَالَ: يَا عَلِيُّ لَا تُجَامِعْ أَهْلَكَ فِي أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنَ الْهِلَالِ وَلَا فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ وَلَا فِي آخِرِ لَيْلَةٍ، فَإِنَّهُ يُتَخَوَّفُ عَلَى وَلَدِ مَنْ يَفْعَلُ ذَلِكَ الْخَبَلُ فَقَالَ عَلِيٌّ عليه السلام: وَلِمَ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: إِنَّ الْجِنَّ يُكْثِرُونَ غِشْيَانَ نِسَائِهِمْ فِي أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنَ الْهِلَالِ وَلَيْلَةِ النِّصْفِ وَفِي آخِرِ لَيْلَةٍ

Bibliotheca Alexandrina 0116909

شب زفاف حضورؐ نے حضرت علیؓ اور فاطمہؓ کو اپنے آنے سے پہلے مخصوص کام کرنے سے منع کر دیا

بسند حسن جناب صادق سے روایت کی ہے کہ حلال چیز بیان کرنے میں غیرت نہیں کرنا چاہیے کیونکہ حضورؐ نے شب زفاف جناب علیؓ اور جناب فاطمہؓ سے فرمایا کہ جب تک میں نہ آؤں کام نہ کرنا

جلاء العیون ص ۲۲۸

آمد فاطمہ می‌گریست، پرسید: چرا گریہ می‌کنی؟ بہ خدا سوگند اگر در میان اهل من از او بهتری می‌بود من تو را به او تزویج می‌کردم، و من تو را به او تزویج نکردم خدا تو را به او تزویج کرد، و خُمس دنیا را صداق تو گردانید تا آسمان و زمین باقی است.(۱)

ایضاً به سند حسن از حضرت صادق ﷺ روایت کرده است که: غیرتی در حلال روا نیست بعد از آنکه حضرت رسالت ﷺ به علی و فاطمه ﷺ در شب زفاف گفت: کاری نکنید تا من نزد شما بیایم. چون به نزد ایشان آمد پاهای مبارکش را در میان ایشان دراز کرد در رختخواب(۲).

ایضاً روایت کرده است که: در مبارک باد زفاف حضرت فاطمه ﷺ می‌گفتند: «بالرفاء والبنین» چنانچه در میان ایشان متعارف بود، یعنی: این مزاوجت مقرون باد به اتّفاق و پسرها. پیغمبر فرمود: چنین مگوئید بلکه بگوئید: «علی الخیر والبرکة» یعنی: مزاوجت با خیر و برکت باد(۳).

این شهرآشوب از حضرت صادق ﷺ روایت کرده [illegible] باشد(۴).

ایضاً به سند حسن از حضرت صادق ﷺ روایت کرده است که: غیرتی در حلال روا نیست بعد از آنکه حضرت رسالت ﷺ به علی و فاطمه ﷺ در شب زفاف گفت: کاری نکنید تا من نزد شما بیایم. چون به نزد ایشان آمد پاهای

مزہب رافضیت کی آپ محمد ﷺ کی شان میں ناقابلِ برداشت توہین

سور باقر مجلسی حیات القلوب جلد دو صفحہ ۸۲۸ تا ۸۲۹ پر بھونکتا ہے

پھر حضرت علیؓ سے فرمایا ان عورتوں کی میں تم سے سفارش کرتا ہوں کہ ان کی نگرانی رکھنا اور جب تک یہ تمہاری مطیع رہیں ان کے اخراجات ان کو دیتے رہنا اور ان کو اپنی اطاعت کا حکم دیتے رہنا اور ان کی جن باتوں سے تم کو شک گزرے ان سے روکتے رہنا اور منع کرتے رہنا اگر نافرمانی کریں تو ان کو میری زوجیت سے آزاد کر دینا اور طلاق دے دینا جناب امیر نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ یہ عورتیں ہیں ان کا کام سستی اور رائے کی کمزوری ہے حضرت نے فرمایا جب تک نرمی سے اصلاح ممکن ہو نرمی کرنا پھر بھی ان میں سے جو تمہاری نافرمانی کرے اس کو طلاق دے دینا ایسی طلاق جس سے خدا اور رسولؐ راضی ہوں یہ سن کر سب بیویاں ساکت ہو گئیں اور ایک لفظ نہ بولیں

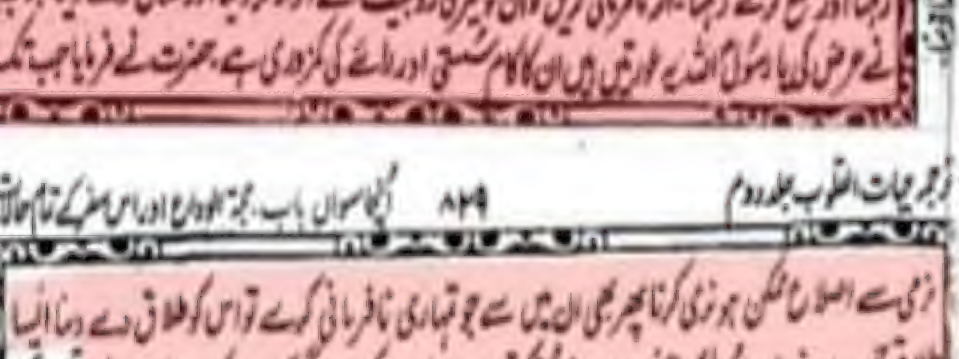

www.sunnilibrary.com

مسجد میں پنج تن پاک کے لیے جنبی ہونا یعنی وطی کرنا جائز ہے (استغفر اللہ)

امام زین العابدین اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضورؐ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ اس مسجد (مسجد نبوی) میں جنبی ہونا ہمارے سوا کسی کے لیے حلال نہیں ہے میں، علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ اور ان کی اولاد کیونکہ وہ مجھ سے ہیں

وسائل الشیعہ جلد ۲۰ ص ۲۵۷،۲۵۶

[۲۵۵۶۸] ۲ ـ قال : وقال الصادق (عليه السلام) : ثلاثة من اعتادهنّ لم يدعهنّ : (نظم الشعر) (۱) ، وتشمير الثوب ، ونكاح الاماء .

أقول: وتقدّم ما يدلّ على ذلك (۲) ، ويأتي ما يدلّ عليه (۳) .

١٥٤ ـ باب تحريم الجماع والاغتسال في المسجد لغير المعصوم

[۲۵۵۶۹] ١ ـ محمّد بن عليّ بن الحسين قال : قال النبي (صلى الله عليه

٤ ـ تقدم في الحديث ٥ من الباب ٩٦ من هذه الأبواب .
(١) تقدم في الحديث ٤ من الباب ١٧ من أبواب آداب الحمّام .
(٢) تقدم في الحديث ٦ من الباب ٩٦ من هذه الأبواب
الباب ١٥٣
فيه حديثان

١ ـ الفقيه ١ : ٣٦٦/٧٥ .
٢ ـ الفقيه ٣ : ١٧١٨/٣٦٢ .
(١) في المصدر : طمّ الشعر ، طمّ شعره : جزّه ، الصحاح ٥ : ١٩٧٦ .
(٢) تقدم في الباب ٥ من هذه الأبواب .
(٣) يأتي في أبواب نكاح العبيد .
الباب ١٥٤
فيه حديث واحد

٦ ـ الفقيه ٣ : ١٧٢٨/٣٦٤ .

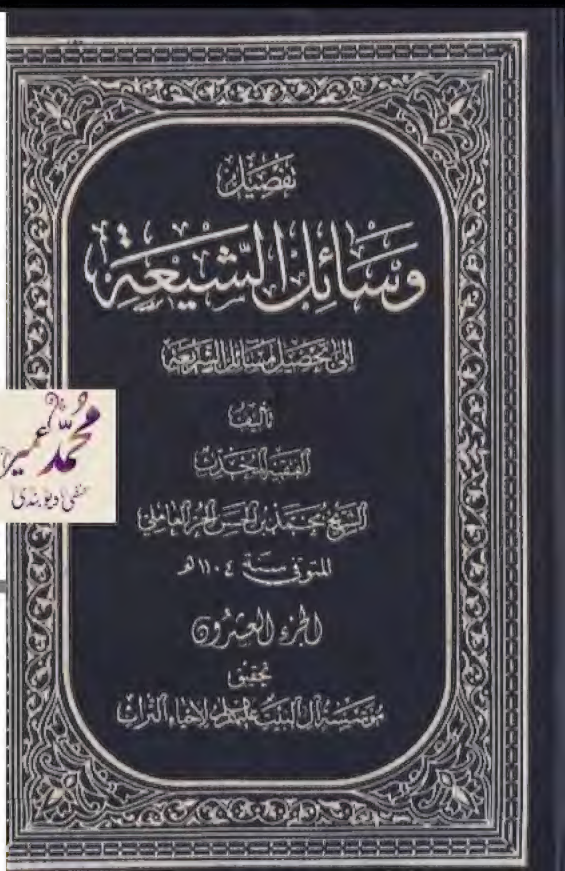

محمد عمیر
صفی دیوبندی

ج ٢٠ الباب (١٥٦) كراهة جماع المختضب رجلاً كان أو امرأة إلا أن ... ٢٥٧

وآله) : لا يحلّ لاحد أن يجنب في هذا المسجد إلاّ أنا وعليّ وفاطمة والحسن والحسين ، ومن كان من أهلي فإنّه منّي

أقول : وتقدّم ما يدلّ على ذلك في أحاديث المساجد (۲) .

شیعہ حضور ص کے بدترین گستاخ

ملا باقر مجلسی اس طرح بکواس کرتا ھے کہ جعفر بن محمد سے روایت ھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چہرہ کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی دونوں پستانوں کے درمیان رکھ کر سوتے تھے اور اس کو بوسہ دیتے تھے۔ معاذ اللہ:

(بحار الأنوار جزء 43 ص 78)

العله التي من أجلها سميت فاطمه عليها السلام محدثة

فقالت فاطمة: يا رسول الله: ما هذا؟ تقول للمسكين، فقال النبي (صلى الله عليه وآله) إنه الشيطان وأن جبرئيل جاءكم بهذا الطعام من الجنة فأراد الشيطان أن يصيب منه وما كان ذلك ينبغي له.

pk khan

وعن حذيفة قال: كان النبي (صلى الله عليه وآله) لا ينام حتى يقبل عرض وجنة فاطمة (عليها السلام) أو بين ثدييها.

وعن جعفر بن محمد (عليهما السلام) قال كان رسول الله (صلى الله عليه وآله) لا ينام حتى يضع وجهه

الكريم بين ثديي فاطمة (عليها السلام).

٦٥ - علل الشرائع: القطان، عن السكري، عن الجوهري، عن شعيب بن واقد

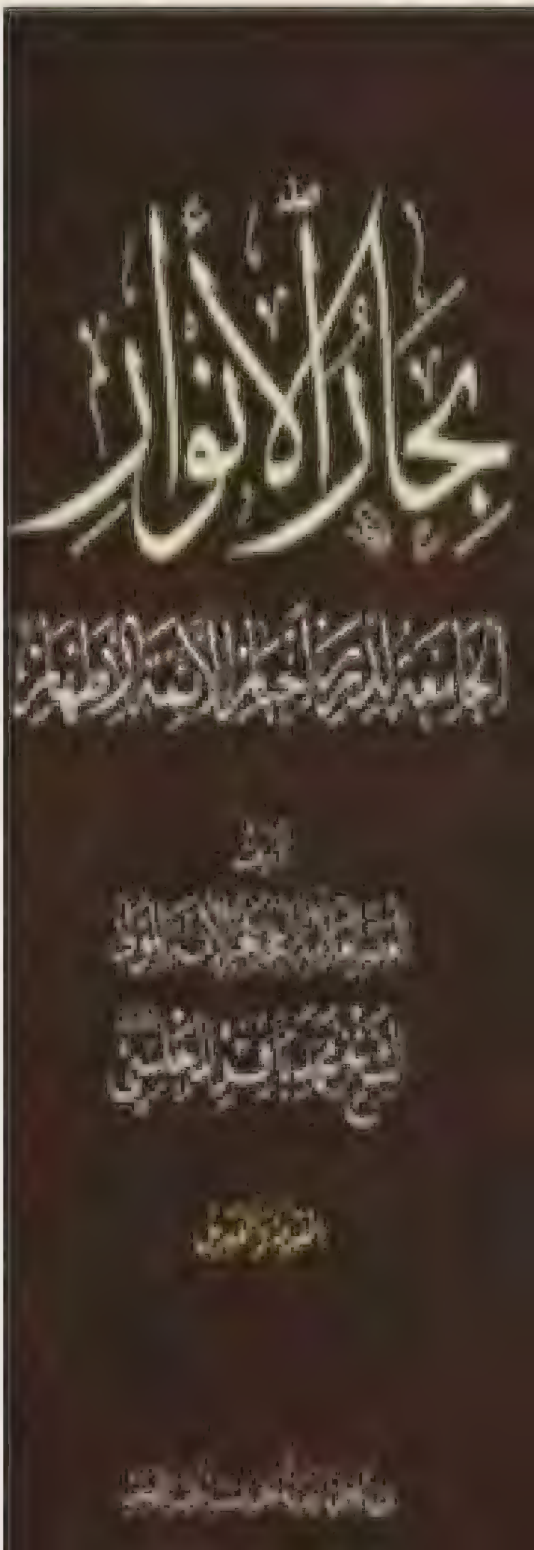

مشت زنی شیعوں کے نزدیک جائز ہے فرمان امام جعفر صادقؓ (معاذ اللہ)

امام جعفر صادقؓ سے مشت زنی کے متعلق پوچھا گیا آپ نے فرمایا اس پر کوئی مواخذ یعنی (حد) نہیں ہے یہ تو خود اپنے وجود سے جماع کرنا ہے

فروع الکافی جلد ۵ صفحہ نمبر ۳۲۵

٣٧٣ - باب: محاش النساء

٣٧٤ - باب: الخضخضة ونكاح البهيمة

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْخَضْخَضَةِ، فَقَالَ: هِيَ مِنَ الْفَوَاحِشِ وَنِكَاحُ الْأَمَةِ خَيْرٌ مِنْهُ.

٢ - أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْبَصْرِيِّ، عَنْ زُرَارَةَ، بْنِ أَعْيَنَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الدَّلْكِ قَالَ: نَاكِحٌ نَفْسَهُ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ.

٣ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُصَدِّقِ

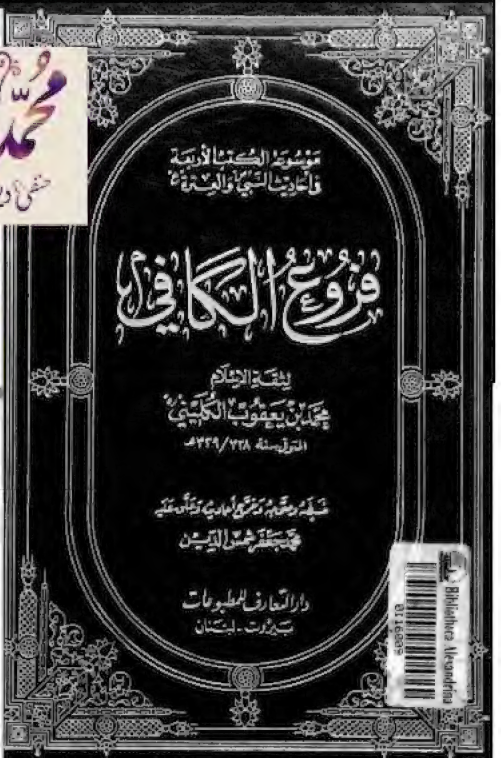

محمد عمیر
حنفی دیوبندی

Bibliotheca Alexandrina
0116009

ماں اور بہن وغیرہ سے وطی کرنا ایک وجہ سے جائز اور دوسری وجہ سے ناجائز ہے

معنی سفاح کا جو زنا کا غیر ہے اسے صرف سفاح ہی کہا جائے گا جس کا معنی یہ ہے کہ نکاح کے ذریعہ جس میں حرام ملا ہوا ہو یہ سفاح اس لیے ہوا کہ یہ نکاح حرام ہے اور اس میں حلت کا شائبہ بھی موجود ہی لہذا ان دونوں احتمالات کی وجہ سے اسے سفاح کہیں گئے کیونکہ اس میں غلبہ وجہ نکاح کو ہے مگر یہ نکاح حرام کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے لیکن یہ مشابہت ہوتے ہوئے یہ خالص حرام نہ بنے گا اور نہ ہی خالص حلال کہلائے گا حرام کی مشابہت اس طرح کہ ایسا کرنے والا دراصل اللہ تعالی کے حکم کے خلاف کا قصد کرتا ہے اور حلت اس لیے کہ وہ اس کی تاویل یا اس کو غلطی سے کر بیٹھتا ہے اس کی مثال یہ ہے کہ کوئی شخص ان محرمات سے نکاح کرتا ہے جن کا ذکر اللہ تعالی نے قرآن کریم میں یوں فرمایا حرمت علیکم امہاتکم! یہ سب عورتیں اگر ان سے نکاح کر لیا جائے تو بوجہ نکاح حلال ہو گئیں لیکن اللہ تعالی کے منع فرمانے کی وجہ سے حرام ہوئیں پس یہ عورتیں یعنی محرمات بوجہ نکاح کے حلال اور حرام فاسد دوسری وجہ سے ہیں کیونکہ اللہ تعالی کے فرمانے کے بعد آدمی کو اسی طرح نکاح کرنا چاہیے تھا جس طرح نکاح کی وہ اجازت دیتا ہے چونکہ محرمات سے نکاح کرنے کی اللہ تعالی نے اجازت نہ دی اس لیے یہ سفاح ہو گا اور مردود ہو گا لہذا اسی نکاح پر قائم نہیں رہنے دیا جائے گا بلکہ امام ان کے درمیان تفریق کر دے گا لیکن ان کا نکاح کر کے وطی یعنی زنا کرنا بھی نہیں ہو گا اور نہ ہی اس وطی سے پیدا ہونے والی اولاد حرامی ہو گئی سو جو شخص اس طرح پیدا ہونے والے کسی بچے کی ماں یا باپ پر زنا کی تہمت لگائے گا اس کو قذف کی حد لگائی جائے گی کیونکہ یہ بچے صحیح نکاح سے پیدا ہوئے ہیں اگرچہ اس نکاح سے فساد تھا اور وہ بوجہ محرمات ہونے کے تھا بچہ یا بچی اس صورت میں اپنے باپ کی طرف ہی منسوب ہوں گے کیونکہ وہ درست شادی سے پیدا ہوئے اور یہ نکاح ایک مذہب کے مطابق پڑھا گیا لہذا زنا سے خارج ہو گا ہاں اتنا ضرور ہے کہ ایسے شخص کو سزا ملنی چاہیے اور اس کی سزا یہ ہے یہ ان دونوں نکاح کرنے والوں کو جدا جدا کر دیا جائے

فروع الکافی جلد ۵ ص ۳۴۵،۳۴۶

فَأَمَّا مَعْنَى السِّفَاحِ الَّذِي هُوَ غَيْرُ الزِّنَى وَهُوَ مُسْتَحِقٌّ لِاسْمِ السِّفَاحِ وَمَعْنَاهُ فَالَّذِي هُوَ مِنْ وَجْهِ النِّكَاحِ مَشُوبٌ بِالْحَرَامِ وَإِنَّمَا صَارَ سِفَاحاً لِأَنَّهُ نِكَاحٌ حَرَامٌ مَنْسُوبٌ إِلَى الْحَلَالِ وَهُوَ مِنْ وَجْهِ الْحَرَامِ، فَلَمَّا كَانَ وَجْهٌ مِنْهُ حَلَالاً وَوَجْهٌ حَرَاماً كَانَ اسْمُهُ سِفَاحاً، لِأَنَّ الْغَالِبَ عَلَيْهِ نِكَاحُ تَزْوِيجٍ إِلَّا أَنَّهُ مَشُوبٌ ذَلِكَ التَّزْوِيجُ بِوَجْهٍ مِنْ وُجُوهِ الْحَرَامِ غَيْرُ خَالِصٍ فِي مَعْنَى الْحَرَامِ بِالْكُلِّ وَلَا خَالِصٍ فِي وَجْهِ الْحَلَالِ بِالْكُلِّ، أَمَّا أَنْ يَكُونَ الْفِعْلُ مِنْ وَجْهِ الْفَسَادِ وَالْقَصْدِ إِلَى غَيْرِ مَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ مِنْ وَجْهِ التَّأْوِيلِ وَالْخَطَإِ وَالِاسْتِحْلَالِ بِجِهَةِ التَّأْوِيلِ وَالتَّقْلِيدِ نَظِيرُ الَّذِي يَتَزَوَّجُ ذَوَاتِ الْمَحَارِمِ الَّتِي ذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ تَحْرِيمَهَا فِي الْقُرْآنِ مِنَ الْأُمَّهَاتِ وَالْبَنَاتِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ كُلُّ ذَلِكَ حَلَالٌ فِي جِهَةِ التَّزْوِيجِ حَرَامٌ مِنْ جِهَةِ مَا نَهَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ وَكَذَلِكَ الَّذِي يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فِي عِدَّتِهَا مُسْتَحِلاً لِذَلِكَ فَيَكُونُ تَزْوِيجُهُ ذَلِكَ سِفَاحاً مِنْ وَجْهَيْنِ مِنْ وَجْهِ الِاسْتِحْلَالِ وَمِنْ وَجْهِ التَّزْوِيجِ فِي الْعِدَّةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ جَاهِلاً غَيْرَ مُتَعَمِّدٍ لِذَلِكَ وَنَظِيرُ الَّذِي يَتَزَوَّجُ الْحُبْلَى مُتَعَمِّداً بِعِلْمٍ، وَالَّذِي يَتَزَوَّجُ الْمُحْصَنَةَ الَّتِي لَهَا زَوْجٌ بِعِلْمٍ، وَالَّذِي يَنْكِحُ الْمَمْلُوكَةَ مِنَ الْفَيْءِ قَبْلَ الْمَقْسَمِ، وَالَّذِي يَنْكِحُ الْيَهُودِيَّةَ وَالنَّصْرَانِيَّةَ وَالْمَجُوسِيَّةَ وَعَبَدَةَ الْأَوْثَانِ عَلَى الْمُسْلِمَةِ الْحُرَّةِ، وَالَّذِي يَقْدِرُ عَلَى الْمُسْلِمَةِ فَيَتَزَوَّجُ الْيَهُودِيَّةَ أَوْ غَيْرَهَا مِنْ أَهْلِ الْمِلَلِ تَزْوِيجاً دَائِماً بِمِيرَاثٍ، وَالَّذِي يَتَزَوَّجُ الْأَمَةَ عَلَى الْحُرَّةِ، وَالَّذِي يَتَزَوَّجُ الْأَمَةَ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهَا، وَالْمَمْلُوكُ يَتَزَوَّجُ أَكْثَرَ مِنْ حُرَّتَيْنِ وَالْمَمْلُوكُ يَكُونُ عِنْدَهُ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعِ إِمَاءٍ تَزْوِيجاً صَحِيحاً، وَالَّذِي يَتَزَوَّجُ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِ حَرَائِرَ، وَالَّذِي لَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَيُطَلِّقُ وَاحِدَةً تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً بَائِنَةً ثُمَّ يَتَزَوَّجُ قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ مِنْهُ، وَالَّذِي يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ الْمُطَلَّقَةَ مِنْ بَعْدِ تِسْعِ تَطْلِيقَاتٍ بِتَحْلِيلٍ مِنْ أَزْوَاجٍ وَهِيَ لَا تَحِلُّ لَهُ أَبَداً، وَالَّذِي يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ الْمُطَلَّقَةَ بِغَيْرِ وَجْهِ

الطَّلَاقِ الَّذِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ فِي كِتَابِهِ، وَالَّذِي يَتَزَوَّجُ وَهُوَ مُحْرِمٌ. فَهَؤُلَاءِ كُلُّهُمْ تَزْوِيجُهُمْ مِنْ جِهَةِ التَّزْوِيجِ حَلَالٌ، حَرَامٌ فَاسِدٌ مِنَ الْوَجْهِ الْآخَرِ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ إِلَّا مِنَ الْوَجْهِ الَّذِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلِذَلِكَ صَارَ سِفَاحاً مَرْدُوداً ذَلِكَ كُلُّهُ غَيْرُ جَائِزٍ الْمُقَامُ عَلَيْهِ وَلَا ثَابِتٍ لَهُمُ التَّزْوِيجُ بَلْ يُفَرِّقُ الْإِمَامُ بَيْنَهُمْ وَلَا يَكُونُ نِكَاحُهُمْ زِنًى وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ أَوْلَادَ زِنًى وَمَنْ قَذَفَ الْمَوْلُودَ مِنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ وُلِدُوا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ جُلِدَ الْحَدَّ لِأَنَّهُ مَوْلُودٌ بِتَزْوِيجِ رِشْدَةٍ وَإِنْ كَانَ مُفْسِداً لَهُ بِجِهَةٍ مِنَ الْجِهَاتِ الْمُحَرَّمَةِ وَالْوَلَدُ مَنْسُوبٌ إِلَى الْأَبِ مَوْلُودٌ بِتَزْوِيجِ رِشْدَةٍ عَلَى نِكَاحِ مِلَّةٍ مِنَ الْمِلَلِ خَارِجٌ مِنْ حَدِّ الزِّنَا وَلَكِنَّهُ مُعَاقَبٌ عُقُوبَةَ الْفِرْقَةِ وَالرُّجُوعِ إِلَى الِاسْتِئْنَافِ بِمَا يَحِلُّ وَيَجُوزُ.

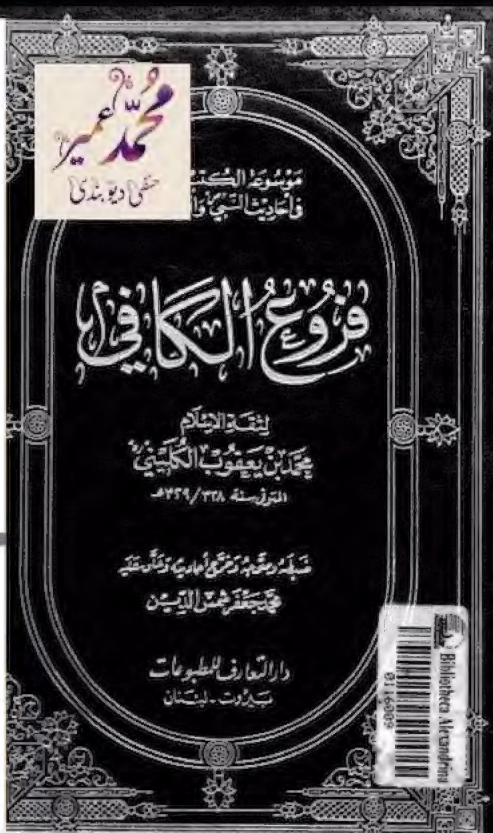

شیخ ابراہیم قمی اپنی تفسیر القمی کی جلد اول صفحہ 34 پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی سخت ترین گستاخی اور توہین کرتے ہوئے لکھتا ہیکہ وما فوقھا کی تفسیر میں نعوذوباللہ۔ مچھر سے مراد سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

اہل بیت اہل بیت کا نعرہ لگانے والے رافضیوں۔ یہ کیا بکواس ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کیلیے؟؟؟

منشورات مكتبة الهدى

تفسير القمي

لأبي الحسن علي بن ابراهيم القمي رحمه الله

(من اعلام قرني ٣ - ٤ هـ)

صححه وعلق عليه وقدم له

حجة الاسلام العلامة

السيد طيب الموسوي الجزائري

الجزء الاول

حقوق الطبع محفوظه

مؤسسة دار الكتاب للطباعة والنشر

قم - ايران

تلفن : ٢٢٥٦٨

visit www.sunnilibrary.com

واما قوله (ان الله لايستحيي ان يضرب مثلا ما بعوضة فما فوقها فاما الذين آمنوا فيعلمون انه الحق من ربهم واما الذين كفروا فيقولون ماذا اراد الله بهذا مثلا يضل به كثيراً ويهدي به كثيرا) فانه قال الصادق عليه السلام ان هذا القول من الله عز وجل رد على من زعم ان الله تبارك وتعالى يضل العباد ثم يهديهم على ضلالتهم فقال الله عز وجل ان الله لا يستحيي ان يضرب مثلا ما بعوضة فما فوقها قال وحدثني ابي عن النضر بن سويد عن القسم بن سليمان عن المعلى بن خنيس

ج ١ (البقرة) (معاني الحياة) (٢٧-٣٣) — ٣٥ —

عن ابي عبدالله عليه السلام ان هذا المثل ضربه الله لأمير المؤمنين عليه السلام فالبعوضة امير المؤمنين عليه السلام وما فوقها رسول الله صلى الله عليه وآله والدليل على ذلك قوله « فاما الذين آمنوا فيعلمون انه الحق من ربهم » يعني امير المؤمنين كما اخذ رسول الله صلى الله عليه وآله الميثاق عليهم له « واما الذين كفروا فيقولون ماذا اراد الله بهذا مثلا يضل به كثيراً ويهدي به كثيراً » فرد الله عليهم فقال « وما يضل به الا الفاسقين الذين ينقضون عهدالله من بعد ميثاقه » في علي « ويقطعون ما امرالله به ان يوصل » يعني من صلة امير المؤمنين (ع) والائمة عليهم السلام « ويفسدون في الارض اولئك هم الخاسرون » قوله (وكيف تكفرون بالله وكنتم امواتاً فاحياكم) اي نطفة ميتة وعلقة واجرى فيكم الروح فاحياكم (ثم يميتكم ثم يحييكم) في القيامة (ثم اليه ترجعون) والحياة في كتاب الله على وجوه كثيرة، فمن الحياة ابتداء خلق الانسان في قوله « فاذا سويته ونفخت فيه من روحي » فعني الروح المخلوق خلقه الله واجرى في الانسان « فقعوا له ساجدين »

مچھر سے مراد حضرت علی (رض) نعوذ باللہ من ذلک

حضرت علیؑ آپنے والد کی وفات کے بعد رسول اللہ کے پاس آے اور فرمایا آپ کے چچا حالتِ گمراہی میں دنیا سے چلے گے تو اب آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں ؟؟؟ کیونکہ کسی نے انکو نماز پڑھتے نہیں دیکھا اور نماز مسلمان اور کافر میں فرق کرتی ہے اور ابوطالب آپنی میراث میں جو چھوڑ گے تھے حضرت علی ابن ابی طالب اور جعفر بن ابی طالب نے اس میں سے کچھ نا لیا۔۔۔!!!

بحار ألانوار العلامة الباقر المجلسی المجلد الثامن عشر الصفحة ۹۷

ويحتمل أن يكون بالنون - بالفتح أو الضم - مبالغة في النصرة. والمراد بهذا العم إما نفسه أو حمزة.

القول: وقال ابن أبي الحديد في شرح نهج البلاغة: اختلف الناس في إسلام أبي طالب فقالت الإمامية وأكثر الزيدية: ما مات إلا مسلماً، وقال بعض شيوخنا المعتزلة بذلك، منهم: الشيخ أبو القاسم البلخي وأبو جعفر الإسكافي وغيرهما، وقال أكثر الناس من أهل الحديث والعامة ومن شيوخنا البصريين وغيرهم: مات على دين قومه، ويروون في ذلك حديثاً مشهوراً: إن رسول الله قال له عند موته: قل يا عم كلمة أشهد لك بها غداً عند الله تعالى، فقال: لولا أن تقول العرب أن أبا طالب جزع عند الموت لأقررت بها عينك! وروي أنه قال: أنا على دين الأشياخ! وقيل: إنه قال: أنا على دين عبد المطلب، وقيل غير ذلك.

وروى كثير من المحدثين أن قوله تعالى: ﴿ما كان للنبي والذين آمنوا أن يستغفروا للمشركين ولو كانوا أولي قربى من بعد ما تبين لهم أنهم أصحاب الجحيم﴾ وما كان استغفار إبراهيم لأبيه إلا عن موعدة وعدها إياه فلما تبين له أنه عدو لله تبرأ منه (١) الآية نزلت في أبي طالب، لأن رسول الله ﷺ استغفر له بعد موته. ورووا أن قوله تعالى: ﴿إنك لا تهدي من أحببت﴾ (٢) نزلت في أبي طالب ورووا أن علياً عليه السلام جاء إلى رسول الله بعد موت أبي طالب فقال له: إن عمك الضال قد قضى فما الذي تأمرني فيه؟ واحتجوا بأنه لم ينقل أحد عنه أنه رآه يصلي، والصلاة هي المفرقة بين المسلم والكافر؛ وأن علياً وجعفراً لم يأخذا من تركته شيئاً. ورووا عن النبي ﷺ أنه قال: إن الله قد وعدني بتخفيف عذابه لما صنع في عمي، وأنه في ضحضاح من نار. ورووا عنه أيضاً أنه قيل له: لو استغفرت لأبيك وأمك،

أنزلت في أبي طالب، لأن رسول الله ﷺ استغفر له بعد موته. ورووا أن قوله تعالى: ﴿إنك لا تهدي من أحببت﴾ (٢) نزلت في أبي طالب ورووا أن علياً عليه السلام جاء إلى رسول الله بعد موت أبي طالب فقال له: إن عمك الضال قد قضى فما الذي تأمرني فيه؟ واحتجوا بأنه لم ينقل أحد عنه أنه رآه يصلي، والصلاة هي المفرقة بين المسلم والكافر؛ وأن علياً وجعفراً لم يأخذا من تركته شيئاً. ورووا عن النبي ﷺ أنه قال: إن الله قد وعدني بتخفيف عذابه لما صنع في

الأرحام الزكية، فوجب بهذا أن يكون آباؤهم كلهم منزهين عن الشرك لأنهم لو كانوا عبدة أصنام لما كانوا طاهرين. قالوا: وأما ما ذكر في القرآن من إبراهيم وأبيه آزر وكونه ضالاً

(١) سورة التوبة، الآيتان: ١١٣-١١٤. (٢) سورة القصص، الآية: ٥٦.

شرمگاہ پر چونا لیپ دیا جائے تو پردہ ہو جاتا ہے

عبداللہ الرافقی کہتا ہے کہ میں نے مدینہ منورہ کے ایک حمام میں گیا مجھے حمام کے مالک نے بتلایا کہ امام باقرؑ بھی یہاں آیا کرتے ہیں آپ سب سے پہلے اپنی ناف کے نیچے والے بالوں وغیرہ پر چونے کا لیپ کرتے پھر ایک کپڑا اپنے آلہ تناسل پر لپیٹ کر مجھے بُلاتے۔ میں ان کے بقیہ جسم پر لیپ کرتا ایک دن میں نے عرض کیا وہ خاص عضو کہ جس کو آپ مجھے دکھانا پسند نہیں فرماتے میں نے تو اُسے یقیناً دیکھ لیا ہے امام فرمانے لگے ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا چونے نے اُس کو چھپا رکھا ہے اور چونا بھی پردہ کا کام دے دیتا ہے

فروع الکافی جلد ۶ ص ۳۱۳۔ وسائل الشیعہ جلد دوم ص ۵۳

دُخُولِ الْحَمَّامِ تَنَاوَلَ شَيْئاً فَأَكَلَهُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّ النَّاسَ عِنْدَنَا يَقُولُونَ: إِنَّهُ عَلَى الرِّيقِ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ، قَالَ: لَا بَلْ يُؤْكَلُ شَيْءٌ قَبْلَهُ يُطْفِئُ الْمَرَارَةَ وَيُسَكِّنُ حَرَارَةَ الْجَوْفِ.

٧ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ الدَّابِغِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ حَمَّاماً بِالْمَدِينَةِ فَإِذَا شَيْخٌ كَبِيرٌ وَهُوَ قَيِّمُ الْحَمَّامِ فَقُلْتُ: يَا شَيْخُ لِمَنْ هَذَا الْحَمَّامُ؟ فَقَالَ: لِأَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَقُلْتُ: كَانَ يَدْخُلُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ؟ قَالَ: كَانَ يَدْخُلُ فَيَبْدَأُ فَيَطْلِي عَانَتَهُ وَمَا يَلِيهَا ثُمَّ يَلُفُّ عَلَى طَرَفِ إِحْلِيلِهِ وَيَدْعُونِي فَأَطْلِي سَائِرَ بَدَنِهِ، فَقُلْتُ لَهُ يَوْماً مِنَ الْأَيَّامِ: الَّذِي تَكْرَهُ أَنْ أَرَاهُ قَدْ رَأَيْتُهُ، فَقَالَ: كَلَّا إِنَّ النُّورَةَ سُتْرَةٌ.

[١٤٥٦] ٥ - الحسين بن بسطام وأخوه في (طب الأئمة) قالا: روي عن الصادق (عليه السلام) أنه قال: من دخل الحمّام على الريق أنقى البلغم، وإن دخلته بعد الأكل أنقى المرّة، وإن أردت أن تزيد في لحمك فادخل الحمّام على شبعك، وإن أردت أن تنقص من لحمك فادخل الحمّام على الريق.

١٨ - باب إجزاء ستر العورة بالنورة واستحباب الجمع

[١٤٥٧] ١ - محمّد بن علي بن الحسين بإسناده عن عبيدالله المرافقي - في حديث - أنه دخل حمّاماً بالمدينة فأخبره صاحب الحمّام أنّ أبا جعفر (عليه السلام) كان يدخله فيبدأ فيطلي عانته وما يليها، ثمّ يلفّ إزاره على أطراف إحليله ويدعوني فأطلي سائر بدنه[٢٠]، فقلت له يوماً من الأيّام: إنّ الذي تكره أن أراه قد رأيته، قال: كلّا إنّ النورة سترة[٢١].

ورواه ال

[١٤٥٨] ٢ - ، عن محمّد بن أحمد، عن عمر بن علي بن ، عن بعض من حدّثه أنّ أبا جعفر (عليه السلام) قال: من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يدخل الحمّام إلّا ومئزر فيه فإنّ للحمّام فتنوّر فليأخذ أطيقت النورة على بدنه ألقى ولزومه وقد علمت أنّ النورة قد أطبقت العورة.

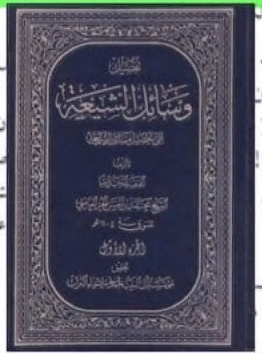

٥ - طب الائمة:

عورت کی شرم گاہ پر لگی ہوئی مٹی سے تیمم کرنا جائز ہے۔

ولو ضرب فيها هو بدل من الوضوء مرتين ، فاشكال ينشأ : من وجوب الموالاة ، ومن كونه غير قابل بها للقصر زمانه . أما لو ضرب فيها هو بدل من الغسل مرّة ، لم يجزئه .

والوجه في الأعضاء غير الخطية تعدد التيمم ، لتعدد الواجب ، فتضرب مرة للوجه والكف عوضاً عن الوضوء ، ومرتين عوضاً عن الغسل ، ولا يكفي ثلاث ضربات متفرقة على الأعضاء . وفي رواية : مساوات تيمم الجنب والحائض[1].

والموالاة هنا واجبة ، لقوله ﴿ فتيمموا ﴾[2] والفاء للتعقيب ، ولأنه بدل عما يجب فيه الموالاة ، أما الغسل ، فكذلك إن قلنا بوجوب التفريق ، وإلا فاشكال ينشأ : من أصالة البراءة ، ومن قول الباقر عليه السلام وقد سئل كيف التيمم ؟ هو ضربة واحدة للوجه واليدين من الخباية[3].

ولا بد من نزع الخاتم ونحوه . وفي أجزاء مسح الوجه بكف واحد اشكال . ولو قلنا أن مس الفرج حدث لو ضرب يده[4] على فرج امرأة عليه تراب ، صح التيمم ، لأن أول الأركان المسح لا النقل .

اگر ہم یہ کہیں شرم گاہ کو ہاتھ لگانا ناقض وضو ہے اور اگر کسی آدمی نے اپنا ہاتھ عورت کی سامنے کی شرم گاہ پر مارا جس پر مٹی لگی ہوئی تھی تو اس سے تیمم کرنا درست ہے۔

(١) وسائل الشيعة : ٢/٩٧٩ ب ٧ .
(٢) سورة النساء : ٤٣ .
(٣) وسائل الشيعة : ٢/٩٧٨ ح ٤ .
(٤) في « س » يديه .

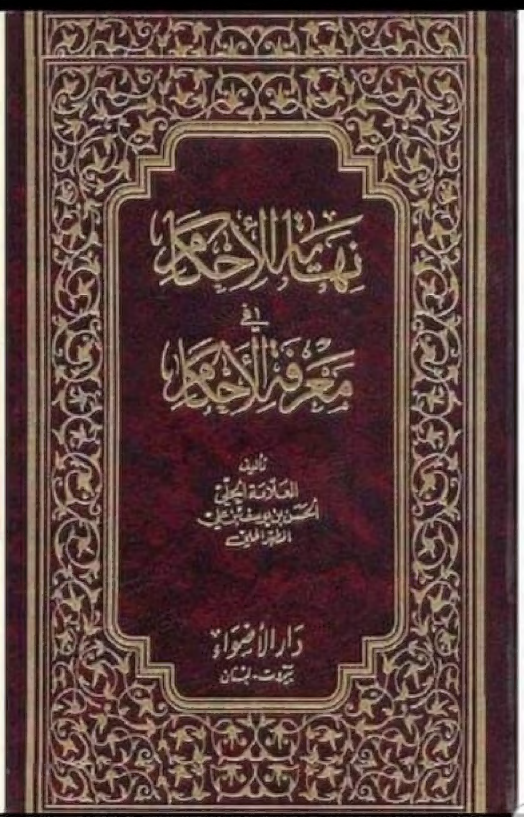

جلاء العیون

ناشرین

مکتبہ تعمیر ادب
نامی پریس بلڈنگ پیسہ اخبار سٹریٹ لاہور

مجلسی کتب خانہ
محلہ اکال گڑھ شیخوپورہ

نے فرمایا میں غضب خدا و رسولؐ سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں۔

کلینیؒ نے بسند ہائے معتبر امام محمد باقرؑ اور جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت امیرؑ نے ایک چادر کہنہ اور ایک زرہ جس کی قیمت تیس درہم تھی اور ایک سچونا پوست گوسفند کو جب اس پر آرام کرنا چاہتے تو اُلٹا لیتے اور اس کے بالوں پر سوتے تھے جناب فاطمہؑ کو مہر میں دیا۔ ایضاً بسند معتبر روایت کی ہے کہ ایک دن جناب رسول خدا جناب فاطمہؑ کے پاس آئے اور انہیں روتے ہوئے دیکھا۔ حضرتؐ نے فرمایا اے فاطمہؑ کیوں رو رہی ہو۔ قسم بخدا اگر میرے اہلبیتؑ میں جناب امیرؑ سے کوئی بہتر ہوتا تو تجھے اس سے تزویج کرتا اور میں نے تجھے اس سے تزویج نہیں کیا۔ بلکہ خدا نے تزویج کیا۔ اور جب تک آسمان و زمین باقی ہے پانچواں حصہ دنیا کا تیرے مہر میں دیا۔ ایضاً بسند حسن جناب جعفر صادقؑ سے روایت ہے حلال چیز کے بیان کرنے میں شرم جائز نہیں ہے۔ کیونکہ رسولؐ خدا نے شب زفاف جناب امیرؑ اور جناب فاطمہؑ سے فرمایا کہ جب تک میں نہ آؤں کوئی کام نہ کرنا۔ جب حضرت تشریف لائے اپنے دونوں پاؤں بستر میں ان کے درمیان دراز فرمائے۔ ایضاً روایت کی ہے کہ لوگ زفاف فاطمہؑ میں مبارکباد یا لوناد والفنین جس طرح اوس میں مشہور تھا کہتے تھے۔ یعنی یہ مراد جمع اتفاق اور اولاد والی ہو۔ حضرت رسولؐ نے فرمایا الیمامت کہو بلکہ یوں کہو علی الخیر والبرکت۔ یعنی یہ مراد جمع با خیر و برکت ہو۔ ابن شہر آشوب نے حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ حق تعالیٰ نے جناب امیرؑ پر جناب فاطمہؑ کی زندگی میں اور عورتیں حرام کی تھیں۔ کیونکہ وہ طاہرہ تھیں اور کبھی حائض نہ ہوتی تھیں۔ اور بعض محققین نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ نے سورہ ھل اتی میں بہشت کی نعمتوں کی اقسام بیان فرمائی ہیں اور حوروں کا ذکر نہیں کیا ہے۔ شاید اس وجہ سے کہ یہ سورہ اہلبیت کی شان میں نازل ہوا ہے۔ اس لیے حق تعالیٰ نے حضرتؑ فاطمہؑ کی رعایت کے سبب حوروں کا ذکر نہ کیا ہو۔